ویدک ٹریکٹ سیریز (نمبر ۳)

جوُن کا خوُن

مصنف کی دیگر تصانیف

دیانندی قلعہ پر گولہ باری

اگر آپ آریہ سماج کی اندرونی اور بیرونی تصویر دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو مفصلہ ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔ کیونکہ یہ بیہ مصنف کے گولے ہیں جو دیانندیوں پر گیارہ سال تک برسا چکا ہے

(۱) وید اور سوامی دیانند (۲) تناسخ چکر اور سوامی جی
(۳) فتوح ایران (۴) نیوگ اور سوامی دیانند
(۵) آریہ سماج اور سوامی دیانند
(۶) یجروید کا اردو ترجمہ
(۷) اصل ستیارتھ پرکاش
(۸) سوامی دیانند کی پیدائش
(۹) گیان پرکاش (۱۰) خالصہ دھرم

اسلام کی عظیم الشان فتح

اگر آپ مذہبی و مجلسی دنیا میں اسلام کی عظیم الشان فتح کا تازہ نشان دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ "فتوح الفرقان المعروف بہ مسلم لا اسلام" کا مطالعہ کریں۔ جو دو ضخیم جلدوں میں ختم ہوئی ہے قیمت فی جلد ہے۔ اس میں مصنف نے اٹھارہ سال کے لگ بھگ مختلف مذاہب کی سیر کر کے آخرکار اسلام قبول کرنے کی داستان لکھی ہے جو نہایت دلچسپ اور سبق آموز ہے حجم ساڑھے چھ سو صفحہ سے بھی زائد ہے۔ لکھائی چھپائی بہت عمدہ ہے۔ دونوں جلدوں کی قیمت ہے۔

مصنفہ

غازی محمود دھرم پال بی۔ اے ایڈیٹر المسلم

لدھیانہ

جُون کا خُون

آریہ دستوں کا دوسرے ہندوؤں کی طرح یہ اعتقاد ہے کہ جب روح جسم سے الگ ہو جاتی ہے۔ تو وہ اپنے اعمال کی سزا و جزا پانیکے لئے انسان۔ حیوان۔ اور نباتات کے قالب میں چلی جاتی ہے یعنی اگر اس کے اعمال اعلیٰ درجہ کے انسانوں میں جانیکے لائق ہیں۔ تو وہ اعلیٰ درجہ کے انسانوں کے قالب میں چلی جاتی ہے ورنہ ادنیٰ درجہ کے انسانوں۔ کتوں۔ گھوڑوں۔ گدھوں۔ بلیوں۔ سانپوں۔ چوہوں۔ کیڑوں۔ مکوڑوں۔ طوطوں۔ بندروں۔ اور گھاس پات کی جُون میں چلی جاتی ہے۔ کس کس عمل کی سزا میں روح کس کس جون میں جاتی ہے اس کا پتہ منوسمرتی کے بارھویں ادھیائے کے مفصلہ ذیل شلوکوں میں دیا گیا ہے +

۶۱۔ برہم ہتیا کرنے والا کتے۔ سور۔ گدھے۔ اونٹ۔ بیل۔ بکرے۔ بھیڑ۔ ہرن۔ جانور۔ چنڈال اور پکس جون میں جاتا ہے +

۶۲۔ شراب پینے والا برہمن کیڑے۔ مکوڑے۔ پتنگ۔ غلاظت خور جانوروں اور درندوں کی جُون میں جاتا ہے +

۶۳۔ چوری کرنیوالا برہمن۔ مکڑی۔ سانپ۔ گرگٹ۔ پانی میں رہنے والے اور درندگی کرنیوالے پشاچوں کے جنم کو ہزاروں بار پراپت ہوتا ہے +

۶۴۔ گورو کی عورت سے ہمبستر ہونیوالا شخص گھاس پات۔ گچھے دار درخت اور پھولوں کی بیل اور کچا گوشت کھانے والے اور بُرے کام کرنیوالے کی جون میں سو دفعہ جاتا ہے

۶۵۔ پرانیوں کو مارنیوالے سو جاوولے بچے۔ ان کے کھانیوالے ابھکش کے بھکشن کرنیوالے کرمی اور چور ایک دوسرے کو کھانیوالے ہوتے ہیں چنڈال کی عورت سے مباشرت کرنیوالے بھی مر کر ایسی جُون کو پراپت ہوتے ہیں +

۶۶۔ پتتوں کے ساتھ رہنے اور بیگانی عورت سے مباشرت کرنے برہمن کا دھن چرانے سے برہم راکشس ہوتا ہے +

۶۷۔ لعل۔ موتی۔ مونگا اور مختلف قسم کے جواہرات کو چرانے سے ہیم کار کشیل کی جون میں جاتا ہے +

۶۸۔ دھان کو چرانے سے چوہا۔ کانسی کو چرانے سے ہنس۔ پانی کے چرانے سے مینڈک۔ شہد کو چرانے سے مکھی اور ڈانس۔ دودھ کے چرانے سے کوا۔ رس کو چرانے سے کتا اور گھی کو چرانے سے نیولے کا جنم پاتا ہے۔

۶۹۔ گوشت کو چرانے سے گدھ۔ چربی کے چرانے سے جل کوا۔ تیل کے چرانے سے تیل پینے والا کیڑا۔ نمک کے چرانے سے جھینگر اور دہی کے چرانے سے بلاکا نام جانور کی جون میں جاتا ہے۔

۷۰۔ ریشمی کپڑے چرانے سے تیتر۔ السی کے کپڑے چرانے سے مینڈک۔ کپاس کے کپڑے چرانے سے سارس۔ گائے کے چرانے سے گودھا۔ اور گڑ کے چرانے سے برگہ نام جانور کی جون میں جاتا ہے۔

۷۱۔ خوشبودار چیزوں کے چرانے سے چھچھوندر۔ ساگ پات کے چرانے سے مور۔ دوسرے اناج چرانے سے گینڈا اور کچا اناج چرانے سے شلک ہوتا ہے۔

۷۲۔ آگ کو چرانے سے بگلا۔ چھاج۔ موسل وغیرہ چرانے سے مکڑی۔ اور رنگدار کپڑوں کے چرانے سے چکوا کی جون میں جاتا ہے۔

۷۳۔ مرگ ہاتھی کو چرانے سے بھیڑیا۔ گھوڑے کے چرانے سے شیر۔ پھل وغیرہ قند کے چرانے سے بندر۔ عورت کے چرانے سے ریچھ۔ پینے کا پانی چرانے سے چاتک جانور۔ سواریوں کے چرانے سے اونٹ۔ اور پشوؤں کے چرانے سے بکرے کی جون میں جاتا ہے۔

۷۴۔ عورت بھی اسی طرح چوری کرنے سے گنہگار ہوتی ہے۔ اور اس پاپ سے ان ہی جانوروں کی مادہ بنتی ہے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔

اب اگر مذکورہ بالا لوگوں کے وہم کو درست تسلیم کر لیا جاوے۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی مان لیا جاوے۔ کہ منو مہاراج نے اپنے دھرم شاستر میں جو کچھ اس کے بارہ میں لکھا ہے سو درست ہے۔ تو اس سے مفصلہ ذیل نتائج برآمد ہونگے۔

اول۔ اوپر شلوکوں میں کتے۔ گدھے۔ اونٹ۔ بیل۔ بکرے۔ ہرن وغیرہ جانوروں کو پرمیشور کا منتخب بتایا گیا ہے۔ اگر اس کو درست تسلیم کر لیا جائے تو ماننا پڑیگا کہ جس گائے بیل کی اہل ہنود اس قدر تعظیم کرتے ہیں۔ وہ پچھلے جنم کے جرم کرنیوالے انسان ہیں۔ جرم پیشہ جرموں کی اس قدر تعظیم کرنا بالکل نامناسب ہے۔

دوئم۔ جو لوگ آجکل اس ملک میں گورکھشا کا شور مچا رہے ہیں۔ اور پنجرا پول کھول رہے ہیں۔ اس شلوک کی موجودگی میں اُن کی یہ تمام کارروائی فضول ٹھہرتی ہے۔ کیونکہ گائے بیل کی نسل کی ترقی گورکھشا یا پنجرا پول پر منحصر نہیں سمجھنی چاہئے بلکہ برہم ہتیا پر منحصر ہے اگر اس ملک میں برہم ہتیا بند ہو جائیگی۔ تو گائے بیل کا وجود بھی ندارد ہو جائیگا۔ کیونکہ جب کوئی برہم ہتیا ہی نہیں کریگا تو گائے بیل کی جُون میں کوئی نہیں جائیگا خواہ ہزار گورکھشنی سبھائیں اور پنجرا پول کھولے جائیں۔

سوئم۔ اگر "داگون" درست ہو۔ تو گائے بیل کی نسل میں اضافہ کرنے کے لئے برہم ہتیا میں اضافہ ہونا لازمی ہو جاتا ہے۔ اس شلوک کی موجودگی میں ان لوگوں کو جو گائے بیل کی نسل کو ترقی دینے کے خواہشمند ہوں۔ اس بات پر غور کرنا پڑیگا کہ وہ برہم ہتیا کے جرم کو ترقی دیں۔ کیونکہ جس قدر کثرت سے اس ملک میں برہم ہتیا کے جرم ہونگے اسی کثرت سے اس ملک میں مذکورہ بالا شلوک کے مطابق گائے بیل پیدا ہونگے۔

چھٹا۔ اگر "داگون" کو درست تسلیم کر لیا جاوے تو ماننا پڑیگا کہ آجکل گائے کی نسل میں جو کمی بتائی جا رہی ہے۔ وہ گورکھشا کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ اس ملک میں برہم ہتیا کے جرم بہت کم ہو جانے کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ ایک بااَمن گورنمنٹ کے زمانہ میں برہم ہتیا کے جرم کم ہوتے ہیں۔ اس لئے اس جرم کی پاداش میں برہم ہتیا رے بھی کم تعداد میں گائے بیل کی جُون میں جاتے ہیں۔ اس لئے گائے کی نسل میں کمی واقع ہو رہی ہے۔

پنجم۔ یہ جو کہا جاتا ہے۔ کہ جب اس ملک پر غیر قوموں کا راج نہیں تھا۔ تو اس وقت اس ملک میں گائے بیل اس کثرت سے ہوتے تھے۔ کہ دودھ اور گھی سنبھالا نہیں جاتا تھا۔ "داگون" کے مسئلے اور مذکورہ بالا شلوک کی موجودگی میں اس کا دوسرا نتیجہ یہی نکالنا پڑیگا۔ کہ جس وقت اس ملک میں گائے بیل کی کثرت ہوتی تھی اس وقت یہاں پر برہم ہتیا بھی زیادہ ہوتی ہوگی۔ اور اسی نسبت سے برہم ہتیارے گائے بیل کی جُون میں کثرت سے جاتے ہونگے۔ اور دودھ گھی بھی سستا ہوتا ہوگا۔ آجکل اگر دودھ گھی مہنگے ہیں تو سمجھنا چاہئے۔ کہ اس ملک میں برہم ہتیا کم ہوتی ہے۔ جو کہ بہت خوشی کی بات ہے۔

ششم۔ مذکورہ بالا شلوک کے مطابق برہم ہتیا اور گائے بیل کی نسل کی کمی بیشی لازم و ملزوم ہیں۔ برہم ہتیا میں کمی ہونے سے گائے بیل کی نسل میں لازمی طور پر کمی ہوگی اور برہم ہتیا میں زیادتی ہونے سے گائے بیل کی نسل میں زیادتی ہوگی۔ اس لئے گائے بیل کی نسل میں زیادتی کرنے کے لئے برہم ہتیا میں زیادتی کرنی ضروری ہوگی۔ کیونکہ اگر اس ملک میں برہم ہتیارے نہیں ہونگے تو گائے بیل کی جون میں کون جائیگا۔ غالباً کوئی نہیں جائیگا۔

ہفتم۔ اواگون کے متعلق اس شلوک کی موجودگی میں یہ بات بھی قابل غور ہوگی کہ آیا گائے بیل کی نسل میں زیادتی کرنے کے لئے برہم ہتیا کے جرموں میں زیادتی کرنی اس ملک کے لئے مفید ہوگی یا مضر۔ اس کا جواب غالباً یہی دیا جائیگا کہ برہم ہتیا میں زیادتی کرنا اس ملک کے لئے زیادہ مضر ہوگا بہ نسبت گائے بیل کی زیادتی کے۔ ایسی صورت میں ان لوگوں کے لئے جو گائے بیل کی نسل کی زیادتی چاہتے ہیں۔ اور وہ آواگون کے بھی قائل ہیں اور برہم ہتیا کے بھی مخالف ہیں۔ غور کرنے کا مقام ہوگا کہ وہ گئو رکھشا کا کام بند کر دیں یا آواگون کے مسئلہ کو ترک کر دیں یا گائے بیل کی زیادتی کے لئے برہم ہتیا کے کام میں بھی زیادتی کی تجاویز سوچیں۔ بہرکیف اُن کے لئے یہ ایک قابل غور بلکہ حل طلب معما ہوگا۔

ہشتم۔ اگر آواگون کو درست تسلیم کر لیا جاوے۔ اور اس شلوک کو بھی درست مان لیا جائے۔ تو کہنا پڑیگا کہ مبارک ہوگا وہ دن جب روئے زمین پر ایک بھی گائے بیل نہیں رہیگا۔ کیونکہ یہ "برہم ہتیا" کے جرم کی بیخکنی کی علامت ہوگی۔ کہ کوئی بھی گائے بیل کی جون میں نہیں جائیگا۔

نہم۔ اسی طرح ۲۶۲ ویں شلوک میں کیڑے مکوڑوں اور غلاظت خور جانوروں کو پچھلے جنم کے ایسے برہمن قرار دیا گیا ہے۔ جو شراب نوش تھے۔ برہمنوں کی قوم صرف ہندوستان تک ہی محدود ہے۔ اور یہاں پر بھی اُن کی آبادی دو ڈھائی کروڑ سے زیادہ نہیں ہے۔ اور اُن میں شراب پینے والے برہمنوں کی تعداد چند ہزار یا چند لاکھ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ مگر روئے زمین پر تو ایک طرف خود ہندوستان بلکہ ہندوستان کے ایک چھوٹے سے صوبہ بلکہ ایک ضلعے اور ضلعے کے بھی ایک چھوٹے سے گاؤں میں

کیڑے مکوڑوں کی تعداد کروڑوں سے گزر کر اربوں اور کھربوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں یہ خیال کرنا کہ اس گاؤں کے بے شمار کیڑے مکوڑے اس گاؤں کے ایسے برہمن ہیں جو پچھلے جنم میں شراب نوش تھے کیا فضول وہم ہے۔ اور پھر جن گاؤں او ملکوں میں برہمن کا نام تک بھی نہیں ملتا۔ مگر وہاں کیڑے مکوڑے بے شمار دیکھے جاتے ہیں۔ وہاں پر پچھلے جنم کے شراب نوش برہمن کہاں سے بھیجے جاتے ہیں؟ یہ کہنا کہ کیڑے مکوڑوں کی جون میں شراب نوش برہمن ہیں۔ برہمن قوم کی سخت ہتک کرنا ہے

دھم۔ اسی طرح ۶۳ ویں شلوک میں کرلی۔ سانپ۔ گرگٹ وغیرہ کی دنیا بھی چوری کرنے والے برہمنوں کی بدولت ہی آباد بتائی گئی ہے۔ جو کہ ایک فضول اور لغو وہم ہے۔ علیٰ ہذالقیاس باقی کے شلوکوں میں بھی مختلف چیزوں کی چوری کرنے یا مختلف گناہ کرنے کی بدولت مختلف جانوروں کی آبادی بتائی گئی ہے۔

یازدھم۔ گر سب سے عجیب بات یہ ہے کہ منو مہاراج کے دھرم شاستر کے بارھویں ادھیائے کے ۵۸ ویں شلوک میں یہ بتایا گیا ہے کہ گورو کی عورت سے ہم بستر ہونے والا شخص گھاس پات۔ پچھے دار درخت اور پھولوں کی بیل بن جاتا ہے۔ چونکہ ہمارے آریہ دوستوں کے اصول یا سدھانت کے مطابق خدا گھاس پات کا تنکا تک بھی نیا پیدا نہیں کر سکتا۔ تا وقتیکہ گھاس پات کے قالب میں بھیجنے کے لئے اس کے قبضہ میں کوئی ایسی روح نہ ہو جس نے گورو کی عورت سے زنا کیا ہو۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ گھاس پات یا عالم نباتات کے قالب میں جس قدر روحیں ہیں۔ وہ سب زناکاری کا نتیجہ ہیں یا دوسرے الفاظ میں عالم نباتات کا دارومدار محض زناکاری پر ہے۔ اگر زناکار روح دنیا میں کوئی نہ رہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ خدا گھاس کا تنکا تک بھی پیدا نہیں کر سکیگا۔ اس لئے کہ جب اس کو گھاس پات کے قالب میں بھیجنے کے لئے کوئی زناکار روح ہی نہیں ملیگی۔ تو وہ گھاس کا تنکا کہاں سے اور کیسے پیدا کر دیگا۔ مگر یہ امر واقعہ ہے کہ حیوانات کا دارومدار نباتات پر ہے۔ گر نباتات کا دارومدار زناکاری پر ہے۔ پس ثابت ہوا کہ انسانوں کی دنیا اور حیوانوں کی دنیا اور نباتات کی دنیا کا دارومدار زناکاری پر ہے۔ اگر دنیا سے زناکاری اٹھ جائے۔ تو نباتات کا خاتمہ ہو جائیگا۔ نباتات کے خاتمہ کے ساتھ حیوانوں اور انسانوں کا بھی خاتمہ ہو جائیگا۔ پس اگر انسان زندہ رہنا چاہتا ہے اور حیوانوں کو بھی زندہ رکھنا چاہتا ہے۔ تو

اُسکے لئے لازمی ہے کہ وہ زناکاری کرے تاکہ زناکاری کی بدولت عالم نباتات قایم رہے۔

دوازدھم۔ صرف یہی نہیں کہ انسان کے اردگرد جس قدر حیوانات یا نباتات ہیں۔ تناسخ کے مسئلہ کی موجودگی ان سب کا دارومدار گناہ یا زنا پر ہے بلکہ اگر زیادہ غور سے دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ خدائی خدائی بلکہ خود خدا کا دارومدار بھی گناہ و یا زنا پر ہی رہ جاتا ہے۔ اس صورت میں دنیا کا حقیقی خالق و مالک و رزاق گناہ و یا زنا یا شیطان رہ جاتا ہے۔ اسلئے کہ اگر شیطان دنیا میں گناہ نہ کروائے تو خدا کسی گنہگار روح کو حیوانات یا نباتات کے کسی قالب میں کہاں سے بھیجیگا۔ اِسی طرح وہ شیطان کی مدد کے بغیر گھاس کا تنکا تک بھی پیدا نہیں کر سکیگا۔ گویا خدا ایکطرح شیطان کا گماشتہ یا ایجنٹ رہ جاتا ہے شیطان روحوں سے گناہ کرواتا ہے اور خدا اُن روحوں کو پکڑ کر مختلف قالبوں یا جونوں میں بھیجدیتا ہے گناہ کی مدد کے بغیر وہ اپنی قدرت سے کوئی انسان یا حیوان یا پودہ تک بھی پیدا نہیں کر سکتا۔ اس طرح تناسخ کو ماننے سے دنیا کا انحصار ہی نہیں بلکہ خدائی کا انحصار بھی گناہ و یا شیطان پر رہ جاتا ہے۔

سیزدھم۔ وہ شخص جو تناسخ یا آواگون کے مسئلہ کو نیک نیتی کے ساتھ صحیح تسلیم کرتا ہے۔ اور مانتا ہے کہ نباتات کے مختلف قالبوں میں انسانوں کی ہی روحیں اپنے اعمال کی سزا بھگت رہی ہیں۔ اسکی زندگی کی تصویر آواگون کے نہایت ہی مکروہ وہم کی طرح اور بھی مکروہ بن جاتی ہے۔ جبکہ اُس کے اپنے اعتقاد کے مطابق اُسکو اس تصویر میں مولی گاجر شلغم گوبھی اور مختلف قسم کی سبزیات اور اناج وغیرہ کھاتے ہوئے دیکھا جاتا ہے۔ وہ مانتا ہے کہ ان اجسام میں انسانوں کی روحیں ہی اپنے کسی نہ کسی بُرے فعل کی پاداش میں موجود ہیں۔ وہ ان اجسام کو جو ممکن ہے۔ اس کے اپنے ہی عزیز و اقارب یا ماں باپ بھائی بہنوں کے اجسام ہوں جو کہ اس کے وہم کے مطابق اپنے بُرے اعمال کی بدولت ان اجسام میں آگئے ہوں۔ نہایت ہی بیرحمی سے کاٹتا چیرتا چھاٹتا آگ میں بھونتا اور ہنڈیا میں پکتا ہوا دیکھا جاتا ہے وہ خوشی کے ساتھ ان اجسام کو نوچتا اور کھاتا ہے اور ایسا کرنے میں اُسکو کسی قسم کی کراہیت یا شرم محسوس نہیں ہوتی۔ ایک آواگونی کی زندگی کی تصویر کا یہ پہلو اگر آواگون کے عکسی شیشے میں جڑا کیا جائے۔ تو وہ نہایت ہی خوفناک درندہ کی شکل میں نظر آئیگا۔

چہاردھم۔ یہ ایک آواگونی کی تصویر کا وہ پہلو ہے جسکو کہ تخیل پہلو کہا جاسکتا ہے نہایت

کر و نظر آئیگا کیونکہ اسکے اپنے وہم کے مطابق مرد کی روح عورت کے جسم میں اور عورت کی روح مرد کے جسم میں چلی جاتی ہے۔ اس طرح وہ نہیں کہہ سکتا کہ جس عورت کے ساتھ وہ آج اولاد پیدا کرنیکا فعل کر رہا ہے وہ پہلے جنم میں اُسکی ماں۔ بہن یا بیٹی نہیں تھی۔ اس لحاظ سے اواگون انسان کے تمام مقدس تعلقات کے متعلق اعلیٰ جذبات کا خون کر دینے والا وہم ہے +

پانچواں وہم۔ اواگونی شخص کی تصویر کا وہ پہلو جو کہ چارپایوں سے تعلق رکھتا ہے اپنے اعتقاد کے عکسی شیشے میں ایک قسم کی ناخلفی کا نظارہ پیش کریگا۔ کیونکہ وہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ گھوڑے گدھے بیل وغیرہ کے اجسام میں بھی انسانی روحیں ہی قید ہیں اور وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ جس گھوڑے یا گدھے کے وہ ہنٹر لگا رہا ہے یا جس پر وہ زین کس کر اور منہ میں لگام ڈال کر دیگر سواری کا مزہ لے رہا ہے وہ کسی پچھلے جنم میں اس کا بزرگ دادا یا ماں باپ یا بھائی بہن نہیں تھا۔ ایسی صورت میں ایک اواگونی شخص کو بطور ایک سعادتمند انسان کے ان جانوروں سے سواری وغیرہ کا کام نہیں لینا چاہئے۔ مگر وہ ان سے بدتر سے بدتر کام لیتا ہوا دیکھا جائیگا اس پہلو میں ایک اواگونی شخص کے عزت و محبت کے وہ تمام جذبات بُری طرح سے قتل ہو جاتے ہیں۔ جو کہ وہ اپنے مرحوم عزیز و اقارب یا ماں باپ اور بھائی بہنوں کے لئے رکھ سکتا ہے اور وہ اپنے کسی مرحوم بزرگ یا رشتہ دار کیلئے کیا تعلق یا محبت محسوس کر سکتا ہے جبکہ اُسکے اپنے اعتقاد کے مطابق یہ بالکل ممکن ہے کہ اسکا وہ مرحوم بزرگ یا رشتے دار ایک گھوڑے یا گدھے کی جون میں اُسکے ہنٹروں کا شکار ہو رہا ہو یا ایک آلو یا گوبھی کی جون میں اُسکے اپنے ہی باورچی خانے میں اُبالا اور بھونا جا رہا ہو +

ششم وہم۔ یہ بالکل ممکن ہے کہ اپنے جس دادا کی روح کو خوش کرنیکے لئے ایک اواگونی شخص آلو اور گوبھی کی ترکاری بھاجی بنا کر اپنے دادا کا شرادھ کر رہا ہے اُسکے دادا کی روح اپنے اعمال بد کی بدولت اُس گوبھی یا آلو کے قالب میں ہی موجود ہو جسکو اُسکے نور چشم نے اپنے دادا کی روح کو خوش کرنیکے لئے بھون کر شرادھ کی تیاری کی ہے۔ ایسی صورت میں شرادھ جو کہ اپنے آباؤ اجداد کے نیک کاموں یاد اور اُنکے نیک نام کو یاد رکھنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے بالکل بے معنی بات رہ جاتی ہے۔ حاصل کلام تناسخ یا اواگون کا وہم ہر پہلو سے قابل نفرت ہے +